133859 ـ خلع اور طلاق اور فسخ نكاح ميں فرق

سوال

فسخ نكاح اور طلاق اور خلع كى مطالبوں ميں كيسے مقارنہ كروں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

خاوند اور بيوى ميں عليحدگى تو طريقوں سے ہوتى ہے يا تو طلاق يا پھر فسخ نكاح كے ذريعہ.

اور ان دونوں ميں فرق يہ ہے كہ خاوند كى جانب سے ازدواجى تعلق كو ختم كرنا طلاق كہلاتا ہے، اور اس كے كچھ مخصوص اور معروف الفاظ ہيں.

اور رہا فسخ نكاح تو يہ عقد نكاح كو توڑنا اور ازدواجى ارتباط كو بالكل اصلا ختم كرنے كا نام ہے گويا كہ يہ ارتباط تھا ہى نہيں، اور يہ قاضى يا شرعى حكم كے ذريعہ ہوگا.

اور ان دونوں ميں درج ذيل فرق پايا جاتا ہے:

1 ـ طلاق صرف خاوند كے الفاظ اور اس كے اختيار و رضا سے ہوتى ہے، ليكن فسخ نكاح خاوند كے الفاظ كے بغير بھى ہو جاتا ہے، اور اس ميں خاوند كى رضا اور اختيار كى شرط نہيں.

امام شافعى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ہر وہ جس سے تفريق اور عليحدگى كا فيصلہ كيا جائے اور خاوند اس كے الفاظ نہ بولے، اور اسے نہ چاہے... تو يہ عليحدگى طلاق نہيں كہلائيگى " انتہى

ديكھيں: الام (5 / 128).

2 ـ طلاق كے كئى ايك اسباب ہيں، اور بعض اوقات بغير كسى سبب كے بھى ہو سكتى ہے، بلكہ طلاق تو صرف خاوند كا اپنى بيوى كو چھوڑنے كى رغبت سے ہوگى.

لیکن فسخ نکاح کے لیے سبب کا ہونا ضروری ہے جو فسخ کو واجب یا مباح کرے.

فسخ نکاح ثابت ہونے والے اسباب کی مثالیں:

- خاوند اور بیوی کے مابین کفؤ و مناسبت نہ ہونا - جنہوں نے لزوم عقد میں اس کی شرط لگائی ہے ..

- جب خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایك اسلام سے مرتد ہو جائے، اور دین اسلام میں واپس نہ آئے.

- جب خاوند اسلام قبول کر لے اور بیوی اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے، اور وہ مشرکہ ہو اور اہل کتاب سے تعلق نہ رکھتی ہو.

- خاوند اور بیوی میں لعان ہو جائے.

- خاوند کا نفقہ و اخراجات سے تنگ اور عاجز ہو جانا، جب بیوی فسخ نکاح طلب کرے.

- خاوند یا بیوی میں سے کسی ایك میں ایسا عیب پایا جائے جو استمتاع میں مانع ہو، یا پھر دونوں میں نفرت پیدا کرنے کا باعث بنے.

3 - فسخ نکاح کے بعد خاوند کو رجوع کا حق حاصل نہیں اس لیے وہ اسے نئے عقد نکاح اور عورت کی رضامندی سے ہی واپس لا سکتا ہے.

لیکن طلاق رجعی کی عدت میں وہ اسکی بیوی ہے، اور اسے پہلی اور دوسری طلاق کے بعد اسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے بیوی راضی ہو یا راضی نہ ہو.

- فسخ نکاح میں مرد جن طلاقوں کی تعداد کا مالك ہے اسے شمار نہیں کیا جاتا.

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور خاوند اور بیوی کے مابین جو فسخ نکاح ہو تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی، نہ تو ایك اور نہ ہی اس کے بعد " انتہی

دیکھیں: کتاب الام (5 / 199).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" فسخ نکاح اور طلاق میں فرق یہ ہے کہ اگرچہ ہر ایك سے خاوند اور بیوی میں علیحدگی اور تفریق ہو جاتی ہے: فسخ

یہ ہے کہ جب اس کے بعد خاوند اور بیوی دوبارہ نکاح کریں تو وہ پہلی عصمت پر ہیں، اور عورت اپنے خاوند کے پاس تین طلاق پر ہو گی (یعنی خاوند کو تین طلاق کا حق ہوگا) اور اگر اس نے فسخ نکاح سے قبل طلاق دی اور رجوع کر لیا تو اس کے پاس دو طلاقیں ہونگی " انتہی

دیکھیں: الاستذکار (6 / 181).

5 ۔ طلق خاوند کا حق ہے، اور اس میں قاضی کے فیصلہ کی شرط نہیں، اور بعض اوقات خاوند اور بیوی دونوں کی رضامندی سے ہوتی ہے.

لیکن فسخ نکاح شرعی حکم یا پھر قاضی کے فیصلہ سے ہو گا، اور فسخ نکاح صرف خاوند اور بیوی کی رضامندی سے نہیں ہو سکتا، الا یہ کہ خلع کی صورت میں.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دونوں (یعنی خاوند اور بیوی) کو بغیر عوض (یعنی خلع) کے فسخ نکاح پر راضی ہونے کا حق حاصل نہیں، اس پر اتفاق ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 598).

6 ۔ دخول سے قبل فسخ نکاح عورت کے لیے کوئی مہر واجب نہیں کرتا، لیکن دخول سے قبل طلاق میں مقرر کردہ مہر کا نصف مہر واجب ہوتا ہے.

لیکن خلع یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مطالبہ کرے کہ وہ مالی عوض یا پھر مہر سے دستبردار ہونے کے مقابلہ میں اس سے علیحدگی اختیار کر لے.

علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا یہ فسخ نکاح ہے یا کہ طلاق ؟ اقرب یہی ہے کہ یہ فسخ ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (126444) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

طلاق اور فسخ نکاح میں فرق کے لیے درج ذیل کتب سے استقادہ کیا گیا:

المنثور فی القواعد (3 / 24) الفقہ الاسلامی و ادلتہ (4 / 595) الموسوعة الفقهية الكويتية (32 / 107 ـ 113) فقہ السنة (2 / 314).

واللہ اعلم .